© rasailojaraid.com



مقالات ومضامین

# سیرت جلسے...... چند اصلاح طلب پہلو!

ابن الحسن عباسی

ویسے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر مختلف اوقات وایام میں سال بھر کانفرنسیں، محفلیں اور جلسے منعقد ہوتے رہتے ہیں، لیکن ماہ ربیع الاول کی آمد کے ساتھ ہی ان کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ ایک مسلمان کی عقیدت ومحبت اس کے ایمان کا حصہ اور اس کی فطرت کا لازوال جزء ہے اور فتنوں اور گناہوں کے اس گھٹا ٹوپ دور میں بھی الحمدللہ ایک عام مسلمان کا یہ سرمایہ کافی حد تک محفوظ ہے، وہ آپ کے نام وآبرو پر جان نثار کرنے اور آگے بڑھ کر گردن کٹوانے کو مایہ فخر ہی نہیں، بجا طور پر اپنے لیے ذریعہ نجات بھی سمجھتا ہے۔

لیکن محبت وعقیدت کے لطیف وحساس جذبات کے ساتھ ہمیشہ سے یہ المیہ رہا ہے کہ اگر ان کی حدود کی پاسبانی اور کڑی نگرانی نہ کی جائے تو وہ قباحتوں پر مشتمل اظہار کی ایسی ایسی شکلیں اختیار کر جاتے ہیں جن میں محبت وعقیدت کے اصل تقاضوں کو سرے سے ہی پامال کر دیا جاتا ہے...... ہمارے آج کے معاشرے میں ربیع الاول کے مہینے میں بڑھتے ہوئے سیرت کے جلسے کچھ ایسی ہی بے اعتدالی کی صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں، ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت موضوع کے حوالے سے کانفرنسیں، جلسے اور محفلیں منعقد کرتے ہوئے مندرجہ ذیل پہلوؤں پر پوری دل سوزی اور دردمندی کے ساتھ غور کرنا چاہیے:

☆...... سیرت کا جو جلسہ ہم کرنے جا رہے ہیں، سب سے پہلے اس میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ وہ کسی ایسی جگہ تو منعقد نہیں ہو رہا جو عام لوگوں کی گذرگاہ اور آنے جانے کا راستہ ہے، کئی علاقوں میں عام راستوں کو ٹینٹ اور خیمے لگا کر کئی گھنٹوں کے لیے بند کر دیا جاتا ہے اور پھر غضب یہ کہ بسا اوقات ہر گلی اور ہر راستہ مستقل ایک الگ جلسہ گاہ کی صورت اختیار کر جاتا ہے، اس صورت حال میں اپنی منزل تک پہنچنے کے لیے خالی راستے کی تلاش میں بہت سے لوگ سرگرداں گھومتے رہتے ہیں، اس قسم کے جلسوں کے منتظمین کو اچھی طرح غور کر لینا چاہیے کہ جس نبی کی پاک سیرت بیان کرنے کے لیے یہ محنت کی جا رہی ہے، اس نبی کا مبارک ارشاد ہے کہ جو شخص راستے کو تنگ یا بند کرے گا، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

☆...... یہ پہلو بھی نظر سے ہرگز اوجھل نہیں رہنا چاہیے کہ جلسہ گاہ میں جن برقی قمقموں سے روشنی کا سیلاب بہایا گیا ہے، ان کی بجلی کہاں سے لی گئی ہے اور اس کے اخراجات کون اٹھا رہا ہے؟ اگر یہ بجلی ناجائز طریقے سے کنڈہ لگا کر حاصل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com


لی جا رہی ہے تو اس سے بڑھ کر افسوس کی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ جس زرق برق ماحول میں سیرت طیبہ بیان کی جا رہی ہے، اسے ناجائز اور حرام طریقے سے روشن کیا گیا ہو، ایسا ماحول کسی کی اصلاح کا کیا ذریعہ بن سکے گا اور وہاں سے سیرت کا پیغام کیسے عام ہو سکے گا......؟

☆......سیرت کے جلسوں میں لاؤڈ اسپیکر کا بے تحاشا اور بے محابا استعمال بھی قابل توجہ ہے، حاضرین تک آواز پہنچانے کے لیے ضرورت کے وقت اس آلہ کا استعمال شرعی لحاظ سے بلاشبہ جائز ہے لیکن یہ بوقت ضرورت اور بقدر ضرورت ہونا چاہیے، بلاضرورت اس کا استعمال جہاں اسراف کے زمرے میں آتا ہے، وہیں یہ بہت سے انسانوں کی تکلیف وایذاء کا بھی سبب بنتا ہے، افسوس کی بات تو یہ ہے کہ اکثر جلسوں میں حاضرین کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے اور بعض جگہ تو لاؤڈ اسپیکر کی تعداد زیادہ اور حاضرین کی تعداد کم ہوتی ہے لیکن دوسری طرف اس کی آواز سے پورا محلہ گونج رہا ہوتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ سیرت کا جلسہ نہیں، کوئی احتجاجی مظاہرہ ہو رہا ہے، آپ خود فیصلہ کریں کہ اس طرح لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنے کی شرعاً یا اخلاقاً کسی بھی طرح کوئی گنجائش نکل سکتی ہے؟......"وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا وہ مرادیں غریبوں کی بر لانے والا"......جیسا سادہ اور پر تاثیر کلام اگر کوئی دماغ کو ماؤف کر دینے والے شور کے ساتھ نشر کرتا ہے تو اسے سوچنا چاہیے کہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والی اس مقدس ہستی کی نعت خوانی کا یہ انداز واسلوب کسی مسلمان کے لیے کہیں زحمت کا سبب تو نہیں بن رہا، اس سے محلے کے کسی بیمار، کسی بوڑھے، کسی بچے اور کسی آرام کرنے والے کی نیند وآرام میں خلل تو نہیں پڑ رہا، اگر سیرت بیانی اور نعت خوانی کا ہمارا عمل، ہمارا اسلوب اور ہمارا انداز کسی بیمار کو تڑپا رہا ہے، کسی بوڑھے کو ہکلا رہا ہے، کسی بچے کو رلا رہا ہے اور کسی آرام کے خواہش مند کو جگا رہا ہے تو بتائیں کہ اس طرح سیرت بیانی کا ہمیں کیا اخروی فائدہ ہو سکتا ہے؟ پورے محلے کو شور کے عذاب میں مبتلا کر کے سیرت بیان کرنے سے اس مقدس ہستی کی روح کو خوشی ہوگی یا اذیت جس کا ارشاد ہے کہ حقیقی اور کامل مسلمان وہی شخص ہو سکتا ہے جس کی زبان اور ہاتھ کے شر اور تکلیف سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں......؟

☆......سرکاری سطح پر قومی سیرت کانفرنس بارہ ربیع الاول کو اسلام آباد میں منعقد ہوتی ہے، جس میں ملک کا صدر، یا وزیر اعظم شریک ہوتا ہے، اخبار کی سرخیوں کی زینت بننے والا یہ جملہ تقریباً ہر صدر، ہر وزیر اعظم اور ہر سربراہ حکومت کے پیغام اور تقریر میں شامل ہوتا ہے کہ "سیرت طیبہ مسلمانوں کے لیے بہترین مشعلِ راہ ہے"......لیکن اس پیغام کو نشر کرتے ہوئے یا یہ جملہ کہتے ہوئے کبھی سنجیدگی کے ساتھ سوچا بھی گیا کہ جس پاکیزہ سیرت کو بہترین مشعلِ راہ قرار دیا جا رہا ہے، ہم نے اپنی زندگی کس کس تاریک گوشے میں اس سے روشنی حاصل کی ہے اور ہم نے اپنی شاہراہِ حیات کی کن کن تاریک پگڈنڈیوں میں اس مشعلِ راہ سے واقعتاً استفادہ کیا ہے...... وضع وہیئت، فکر وسوچ، اعمال واخلاق اور معاشرت ومعیشت......وہ کون سے شعبے ہیں جن میں ہم سیرت طیبہ سے رہنمائی حاصل کرنے اور اس رہنمائی کے مطابق انقلابی تبدیلیاں لانے میں واقعتاً سنجیدہ ہیں؟ اگر ان سوالات کا جواب نفی میں ہے تو اس طرح کی یہ کانفرنسیں "نشستن،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



گفتن، خوردن، برخاستن'' کے سوا کچھ بھی نہیں۔

☆......سیرت کی بہت سی سرکاری اور غیر سرکاری محفلوں میں اختلاطِ مرد وزن بھی ایک عام وبا کی شکل اختیار کر رہا ہے، ماڈریٹ خواتین زیبائش وآرائش سمیت پوری بے پردگی کے ساتھ جلسہ گاہ کا یوں رخ کرتی ہیں جیسے کسی شادی ہال جارہی ہوں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سیرت طیبہ بیان کرنے کے لیے منعقد کی جانے والی ان کانفرنسوں، ان جلسوں اور ان محفلوں کے منتظمین کو کم از کم یہ بات تو ضرور سوچنی چاہیے کہ ان جلسوں، کانفرنسوں اور محفلوں کے ماحول میں سنت کی سادگی وبرکت، اس کا سکون وطمانیت اور اس کی جاذبیت وروحانیت کی کچھ جھلک تو نظر آئے جو شریک ہونے والوں کو اگر اپنی زندگی کی غلط روش ترک کرنے پر آمادہ نہ کر سکے تو کم از کم ان کے دل میں ایک خلش تو پیدا کر سکے، شیطانی یلغار سے لٹی پٹی زندگی کے متعلق حسرت وندامت کا ایک داغ بھی اگر کسی ایسی محفل سے ہاتھ آجائے تو سمجھئے کہ نشانِ منزل مل گیا، تاہم یہ اسی وقت ممکن ہے جب سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے لیے سجائی جانے والی محفل میں ایک ایک سنت اور شریعت کے ایک ایک حکم کی رعایت رکھی گئی ہو......لیکن جس جلسہ گاہ، جس مجلس اور جس محفل میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانیوں کی آلودگی ہو، جس کی نظم وتربیت میں مصروف ہو کر منتظمین کی فرض نمازیں چھوٹ جاتی ہوں، جہاں فراہم کی جانے والی روشنی ناجائز طریقے سے حاصل کی گئی ہو، جہاں بے پردہ خواتین کا جمگھٹا زیبائش وآرائش میں مشغول ہو، جہاں سے اٹھنے والا بے محابا شور کئی ضعیف اور بیمار انسانوں کے دل ودماغ پر بجلی بن کر گر رہا ہو، جہاں سنت رسول کی برکت، اس کی روحانیت، اس کی سادگی، اس کی شیفتگی اور اس کی پاکیزگی دور دور تک نظر نہ آرہی ہو، ایسی محفل کہاں خیر وبرکت کا ذریعہ بنے گی اور وہاں سے سیرت کا پیغام کیونکر عام ہو سکے گا؟

☆......بارہ ربیع الاول کو ''جشن میلاد'' کے عنوان سے امت جس تیزی کے ساتھ خرافات میں کھو رہی ہے، دین کا حقیقی اور صحیح فہم رکھنے والے علماء، خطباء اہل قلم اور داعی حضرات کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ مناظرانہ اسلوب سے ہٹ کر حکمت عملی اور پوری ہمدردی کے ساتھ عام سادہ لوح مسلمانوں کو یہ حقیقت سمجھانے کی کوشش کی جائے کہ ان میلوں، ان شبیہوں، اس راگ، اس شور وغوغا اور جلوسوں کی اس ہلڑ بازی کا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سیرت اور آپ کی شریعت سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں، اگر یہ جشن دین داری اور سیرت نبویہ کا حصہ ہوتا تو براہ راست حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوشِ ہدایت وشفقت میں پرورش پانے، جان کی بازی لگانے اور قیصر وکسریٰ کے ایوانوں میں اسلام کا پرچم بلند کرنے والے خیر القرون کے سعادت مندوں کے جشن میلاد کے زمزموں سے زمانہ گونج رہا ہوتا!......

جو بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش میں طویل عرصہ رہ کر انسانیت کے وہ محسن نہیں سمجھ سکے، جو کام دین اور حضور کی مبارک زندگی سے وہ اخذ نہیں کر سکے، چند نادانوں کو وہ آج کیسے سمجھ میں آیا......اس فہم کی خیر ہو جس پر یہ راز اب کھلا، اس عقل کی خیر ہو جس کا عقدہ اب کھلا......!

☆☆☆

© rasailojaraid.com